رجسٹرڈ ایں نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہو گا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی۔

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان

# فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر و پروپرائیٹر ایم قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۸

## سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور روزانہ درس قرآن مجید ہوتا ہے ٭

۲۱ر فروری کو حضور ایک مال کے مقدمہ کی شہادت کے لئے گورداسپور تشریف لے گئے۔ اور شام کو بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ بہت خادم ہمرکاب تھے ٭

قاضی اکمل صاحب ۲۱ر فروری کو خیر و عافیت کے ساتھ وطن مالوف سے واپس داخل دارالامان ہوئے ٭

درخواست دُعا۔ اخویم حاجی عبدالقدیر صاحب ٹھیکیدار شاہجہانپور سے تحریر کرتے ہیں کہ انکی اہلیہ سلمہا عرصہ سے بیمار ہیں۔ بہت علاج کئے۔ آرام نہیں ہوا۔ مریضہ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اور گھر بھر میں وہی سب کی نگراں ہیں۔ احباب درد دل سے انکی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا ٭

ضرورت ہے۔ حقیقۃ الوحی۔ انجام آتھم۔ تریاق القلوب۔ تین کتابوں کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کے پاس ہوں۔ اور وہ دینا چاہیں تو خاکسار خادم فاروق سے خط و کتابت کریں ٭

## قاضی لم یمیق عدالت میں

(نمبر ۵)

چٹائی مسجد آبا کی بیچکر پی لی ٭ ملی نہ مفت کی قاضی کو جب شراب کہیں

خدا برا کرے ان رسومات بدعی و خیالات غیر شرعی کا کہ اس کی پاداش میں ہمارے عنایت فرما قاضی لم یمیق پر دادا کے وقت سے لالہ دمودر شاہ کا قرضہ چلا آتا تھا۔ اور یہ قرض سب خاندان رطل بوق کے متفرق افراد کی ولادت۔ ختنہ۔ شادی کی مختلف تقاریب کا تھا۔ جن میں دل کھولکر خرچ کیا گیا۔ والد نے چاہا کہ یہ قرض اتر جائے۔ مگر مہاجن بھی تھا ایک ہی کایاں جب کبھی روپے کا ذکر آیا تو اسنے کہا جانے دو۔ قاضی صاحب! چند ٹکوں کا کیا ذکر کرتے ہو۔ آپ کی دُعا ہی کافی ہے۔ اور اس طرح سُود بڑھتا گیا۔ ادھر لم یمیق صاحب کے کاروبار میں فتور آگیا گھر کی بعض چیزیں بلکہ مسجد کی ایک دو چٹائیاں بھی بیچ کر کھا گئے۔ لالہ دمودر شاہ نے دیکھا کہ روپیہ ضایع جاتا ہے۔ دو چار دن متواتر لم یمیق صاحب کی خدمت میں حاضری بھری۔ قاضی صاحب نے جب کبھی پوچھا کہ شاہ جی کدھر آنا ہوا تھا۔ تو کہدیا کہ سلام کو آیا تھا۔ آخر ایک روز کہدیا کہ حساب کتاب آپ دیکھ لیتے۔ تو مہربانی ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حساب کتاب کا دن خاندان رطل بوق کے لئے یوم الحساب سے کم نہ تھا۔ معلوم ہوا کوئی دو ہزار کی رقم واجب الادا ہے۔ قاضی صاحب جھٹ مکر گئے۔ اور کہدیا جاؤ ہم نے کچھ نہیں دینا۔ لالہ صاحب نے دعویٰ کر دیا۔ اور اب عدالت میں جانے کا تصور سوہان روح تھا۔ اور ہمارے قاضی صاحب۔ آپنے گھر کی بڑی بوڑھیوں سے ایک روایت سن رکھی تھی کہ یہاں گھر میں پڑدادی صاحبہ نے کچھ نقد رقم دبایا تھا۔ خیال آیا۔ کہ اگر یہ مل جائے۔ تو وارے نیارے ہو جائیں۔ سب پاپ کٹے۔ دو ہزار بھی ادا ہو۔ اور زندگی بھی آرام سے کٹے۔ یہ خیال آتے ہی باچھیں کھل گئیں۔ اور آپ یکدم اٹھ بیٹھے۔ اور ایک عامل کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس نے کہا کہ قاضی صاحب اگر آپ کسی تازہ مردے کی کھوپری میں ڈھائی چاول پکا کر کھائیں۔ اور الحمد شریف الٹی چالیس بار پڑھ کر سو رہیں۔ تو خواب میں ۔ ۔ ۔ اس دفینہ کا موقعہ و محل معلوم ہو جائیگا قاضی صاحب ہمت بلند رکھتے تھے۔ مردوں سے ڈرنے والی اسامی نہ تھے۔ ہزاروں مردے ہاتھوں سے لحد میں رکھے اور نہلائے۔ ایک رات جبکہ گھٹاٹوپ اندھیرا چھا رہا تھا۔ سلخ کی راتیں تھیں۔ اور چاروں طرف سے اُمڈے ہوئے تہ برتہ سیاہ بادل کچھ کچھ نقاطر بھی ہو رہا تھا۔ ایک بیلچہ اٹھایا اور قبرستان جا پہونچے۔ یہ قبرستان ایک مخلوط قبرستان تھا۔ دل میں یہ وسوسہ آیا کہ کسی عزیز کی قبر کو دوں [illegible] قبر کھودنی شروع کر دی۔ کھودتے کھودتے خیال آیا۔ آج کل لٹھ بہت مہنگا ہے۔ اگر میں کفنوں کے کپڑے کی تجارت شروع کر دوں۔ وہ بھی اس طرح پر کہ یہ مشہور کر دوں میرے پاس آب زمزم سے دھلے ہوئے کفن موجود ہیں۔ خریدنے والے خرید لیں۔ تو بہت فائدہ ہو جائے۔ ابھی آپ اپنی خیالات میں محو تھے۔ اور اپنا شاندار مستقبل دیکھ رہے تھے۔ جو گھوڑے کی ٹاپ معلوم ہوئی۔ اور آپ سر پر پاؤں رکھ کر بے تحاشا بھاگے۔ (باقی آئندہ)

# برطانیہ کی فتح ہو دشمن ہو پائمال

ہے رات دن ہمارا خدا سے یہی سوال — یارب تو کردگار تیری ذات بے مثال
بدامنیوں نے کر دیا ملکوں کو پائمال — فتنے کے اس درخت کو جڑ سے تو خود نکال

جرمن ہے فتنہ باز قضا اس کو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو دشمن ہو پائمال

جرمن نے سر اٹھایا لڑائی کیواسطے — سختی بنا تھا ساری خدائی کے واسطے
خلقت خدا کی آئی دھائی کیواسطے — برطانیہ پھر اٹھا بھلائی کے واسطے

جرمن ہے فتنہ باز قضا اسکو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو۔ دشمن ہو پائمال

جب سے جہاں میں فتنۂ محشر عیاں ہوا — نقصان مال و زر ہوا۔ نقصان جاں ہوا
دشمن کا جنگ میں ہی بہت کچھ زیاں ہوا — جرمن کے حال پر ہے فلک نوحہ خواں ہوا

جرمن ہے فتنہ باز۔ قضا اسکو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو۔ دشمن ہو پائمال

بیٹھی تھی سکھ سے خلق خدا ملک میں تمام — اور بادشہ کو دیتے دعائیں وہ صبح و شام
وہ نیک بادشاہ کہ جاری ہے جسکا نام — انصاف اور عدل سے کرتا ہے انتظام

جرمن ہے فتنہ باز۔ قضا اسکو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو۔ دشمن ہو پائمال

جرمن تجارتوں نے ہے پایا بہت زوال — اس جنگ نے کیا ہے اسے خوار اور نڈھال
برطانیہ نے کر کے دکھایا ہے وہ کمال — فاقوں نے جرمنوں کو کیا سخت پائمال

جرمن ہے فتنہ باز قضا اس کو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو۔ دشمن ہو پائمال

اہل وطن۔ وطن کے لئے جاں فدا کرو — ہندوستان کے نام کو روشن ذرا کرو
جو کچھ تمہارا فرض ہے اس کو ادا کرو — برطانیہ کی فتح کی دل سے دعا کرو

جرمن ہے فتنہ باز قضا اسکو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو۔ دشمن ہو پائمال

یورپ میں اہل ہند جو اب نام پاتے ہیں — وہ بادشہ سے منصب و انعام پاتے ہیں
تمغے ملے ہیں جن کو وہ اکرام پاتے ہیں — پھر گھر میں ساری عمر وہ آرام پاتے ہیں

جرمن ہے فتنہ باز قضا اسکو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو۔ دشمن ہو پائمال

یارب یہ التماس ہماری ہے بیگماں — برطانیہ کا سایہ رہے ہمپہ جاوداں
مال و اب سے زیادہ ہے ہمپر جو مہرباں — اے دوستو! ہماری وفا کا ہے استحاں

جرمن ہے فتنہ باز قضا اسکو لے سنبھال
برطانیہ کی فتح ہو۔ دشمن ہو پائمال

# حافظ سلیم اٹاوی کو پیام

مقبرہ میں جب کبھی جاؤ تو از راہ نیاز — اک طواف شوق کرنا گرد اس دربار کے
عرض کرنا۔ الحمل خستہ جگر قربان ہے — اس حریم قدس ماں دربار پر انوار کے
صد ہزاراں رحمتیں نازل ہوں ہر دم آپ پر — آپ ہیں آقا۔ غلام احمد مختار کے

اس سیہ کار زمن پر اک نگاہ لطف ہو
تا کسی دن ہو سکے قابل وہ بزم یار کے

تبلیغ رسالت کے واسطے بہت جلد درخواست خریداری معہ ایک روپیہ منگی بطور قیمت بھیجدو۔ ورنہ پھر یہ نعمت نہ ملے گی۔ (ایڈیٹر)

اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم


# اخبار فاروق

قادیان یوم پنجشنبہ ۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۸ء


## ایک شیعہ مجتہد کی کارگذاری

## جنت و نار کی ٹھیکیداری

اس عنوان سے تشحیذ میں ایک مضمون چھپا ہے جس کے ساتھ شیعوں کے سرکار شریعتمدار سید علی الحائری کے ایک مکتوب کا عکس دیا گیا ہے۔ جسمیں مجتہد صاحب نے اپنے کسی ایجنٹ کے ذریعہ عموم و صلوٰۃ حج کا اجارہ وصول کرنا چاہا ہے۔ ناظرین کے تلطف کے لئے ہم انکی نقل ذیل میں دیتے ہیں۔

"وکالت نامہ

باسمہ سبحانہ

تمام مؤمنین مقلدین کو واضح ہو۔ کہ تقلید کے معنے مطابق فرمان مجتہد کے احکام خدا اور رسول پر عمل کرنے کے ہیں۔ کوئی مؤمن بغیر پوری تقلید اور عمل کرنے کے بہشتی اور ناجی نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے ہم نے ..... کو اپنا وکیل کیا ہے۔ کہ وہ تمام مومنین سے تمام حقوق خدا و رسول خمس و زکوٰۃ اور مہم الہم علیہ السلام کو لیکر ہمارے پاس بھیجدیا کرے۔ اور نیز جن مؤمنین کے والدین بغیر نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کے فوت ہو گئے ہوں۔ ان کی نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ اور زیارت کربلا معلےٰ اجارہ پر ادا کروائیں۔ اس حساب سے کہ نماز ایک سال کے واسطے ۱۲ روپیہ۔ روزہ ایک سال کے واسطے ۳۰ روپیہ ہر مومن حج کے واسطے چھ سو روپیہ۔ زیارت روضہ کربلا نجف کاظمین سامرہ کے واسطے دو سو روپیہ اس حساب سے جو مؤمن اپنے مردوں کو جہنم سے بچانا چاہیں۔ اور ان کے حال پر رحم کر کے ان کی تمام قضاء شدہ نمازیں روزہ اور حج و زیارت مذکورہ حساب سے روپیہ ..... کو سپرد کر دیں۔ اسی وقت یہ روپیہ ہمارے پاس بھیجدیا کرے تاکہ ہم ان اعمال کو ادا کرا دیا کریں۔ فقط۔

از مبارک حویلی لاہور محلہ خادم الشریعۃ
علی الحائری۔ مورخہ ۶ اگست ۱۹۱۷ء

نشان مہر

اس اپنے خط کو دیکھ کر مدبر ذوالفقار بہت جز بز ہوا ہے۔ اور جب کچھ جواب نہیں بن آیا۔ تو گالیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ جسمیں ہم شیعہ صاحب کو معذور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ العادۃ کالطبیعۃ الثانیۃ صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ جو بات آپ کے لئے مایہ ناز ہے۔ وہ ہمارے لئے موجب نفرت ہے۔ اس لئے ہم چارہ نبود بجز شنیدن پر عمل کرتے ہیں۔ ہاں یہ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ علامہ سید علی الحائری کے زیر سایہ عاطفت رہتے ہوئے مدبر ذوالفقار نے ان کی سیادت پر حملہ کیا ہے۔ کیونکہ وہ ان روپوں کی علت کی وجہ ہمارے اس قول سے ثابت کرتا ہے کہ ہم بھی مردوں کے لئے صدقہ جایز سمجھتے ہیں تو کیا ایڈیٹر ذوالفقار کا یہ مطلب ہے۔ کہ علامہ سید علی الحائری صدقہ لیتے ہیں جو تمام اہل اسلام کے نزدیک سادات کے لئے حرام ہے۔ یا نعوذ باللہ مدبر ذوالفقار کو ان کے سید ہونے میں شبہ ہے۔ ہم تو ان کو سید ہی سمجھتے ہیں۔ اور یہ بھی اب تک یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ صدقہ اپنے لئے حرام سمجھتے ہیں ؛

اور یہ جو آپ نے مقبرہ بہشتی کا طعن دیا اور لکھا ہے کہ مقبرہ بہشتی میں مرزا محمود احمد کو دفن کر کے مقبرہ بہشتی بنا لیا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میں پانسو روپے آپ کو انعام دوں گا۔ اگر آپ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود نے یا ان کے خلیفہ اوّل یا خلیفہ دوم (حضرت محمود) نے مقبرہ بہشتی کا مال کبھی اپنی تصرف میں لیا۔ یا وصیتوں کا روپیہ حضور کو ادا کیا جاتا ہے مقبرہ بہشتی کے لئے کوئی ٹیکس مقرر ہے۔ اس میں بعض ایسے بزرگ مدفون ہیں۔ جنھوں نے ایک پیسہ بھی ادا نہیں کیا۔ اور نہ بغیر ایمان صحیح و عمل صالح کے صرف وصیت کا حصہ ادا کر کے کوئی اس مقبرہ میں جا سکتا ہے۔ اور نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی بنا دیتی ہے۔ اور نہ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ صرف وہی بہشتی ہیں۔ جو اس مقبرہ میں دفن ہوں۔ بلکہ یہ چند کامل الایمان لوگوں کی قبریں بجائی گئی ہیں۔ جنھوں نے اپنی جانوں کو اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں لگا دیا۔

ایڈیٹر صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں پڑھکر اور کم از کم الوصیت کو دیکھکر مقبرہ بہشتی پر اعتراض کریں۔ سنی سنائی باتوں پر جانا عقلمندوں کا کام نہیں ؛

## نہایت ضروری

جس دوست کے پاس ۱۸۹۰ء سے پیشتر کا کوئی اشتہار یا تحریر مطبوعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہو اس کے صرف ہیڈنگ (عنوان) یا سرخی مضمون اور تاریخ اشاعت وغیرہ کا پتہ لکھکر راقم ایڈیٹر فاروق کے نام بھیجدیں۔ کیونکہ اسوقت حضور علیہ السلام کے اشتہارات کا مکمل مجموعہ زیر طبع ہے۔ اگر وہ اشتہار میرے پاس نہ ہوگا۔ تو اس کی نقل اس دوست سے جن کے پاس وہ ہوگا لے کر شامل مجموعہ کر دے جائیگی۔ اس میں توقف نہ ہونا چاہیئے یہ بہت بڑا ثواب کا کام ہے۔ کہ حضور کے اشتہارات کامل طور پر جمع ہو کر محفوظ ہو جائیں۔ کوئی دوست اس میں بخل نہ کریں۔ نہ دیر کریں۔

## بشارت

"تبلیغ رسالت" یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس علیہ السلام خدا کے فضل سے صفحہ ۱۰۸ تک چھپا جا چکا ہے۔ پہلی جلد انشاء اللہ جلد شایع ہوگی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارتداد حامیانِ پیغام

اب تو صورت معاملہ یہاں تک پہونچ چکی۔ کہ فاروق میں یہ ایک مستقل عنوان نہ رکھا جائے کیونکہ آئے دن محمد علی کی ذریت رؤسائی کے قلم سے ایسی ایسی تحریریں نکلتی رہتی ہیں۔ جس میں صریح تردید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پائی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو

## خدا کے برگزیدہ مسیح کی تحریر

کیونکہ جسکے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے۔ بالضرورت اسپر مطابق آیت لا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا ۔

۲۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے۔ اُسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو۔ تو وہ بغیر مُہر توڑنے کے نبی کہلائے گا ۔

## محرُوم از عیسےٰ کی تحریر

اگر جسکے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوئے۔ اسپر مطابق آیت لا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آتا۔ تو بالضرور آدم۔ خضر۔ اہ موسیٰ خضر۔ مریم۔ لقمان۔ ذوالقرنین وغیرہ سب نبی ہوتے ۔

۲۔ خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے۔ کہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں باقی ہے۔ اسوقت تک اگر کوئی نبی کہلائیگا۔ تو وہ اس آیت کی تکذیب کرنیوالا ہو گا۔ اور اس مُہر کو توڑنے والا ہو گا جو خاتم النبیین پر ہے۔ خواہ کوئی شخص اس خاتم النبیین میں کیسا ہی گم ہو جائے اور بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اپنے اندر صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا انعکاس بھی پائے۔ اور وہ اپنے آپ کو اس وقت احمدؐ اور محمدؐ ہی سمجھے۔ اگر وہ بھی اپنے آپ کو نبی کہیگا۔ تو وہ بھی مُہر توڑنیوالا ہو گا ۔ (پیغام ۶۲)

اس مقابلہ سے صاف واضح ہے کہ حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عبارت کو سامنے رکھ کر تردید کی ہے۔ پھر حضرت اقدسؑ تو فرماتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں آنیوالے مسیح کے لئے نبی اللہ آیا۔ اور محروم عیسیٰ لکھتا ہے کہ :-

"حدیث میں لفظ نبی اللہ جو عیسیٰ موعود کے لئے آیا ہے۔ وہ جعلی اور بناوٹی اور الحاقی ہے"

کیا حکیم محمد حسین محروم عیسیٰ کی فہم مطابق شرط تریاق القلوب کھا کر اعلان کرسکتا ہے

کہ مجھے پورا یقین ہے۔ کہ یہ جعلی اور بناوٹی ہے۔ اور مسیح موعودؑ نے جو احادیث صحیحہ میں نبی اللہ کا لفظ پایا جانا لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اگر وہ ایسا کرے۔ تو ایک سال کے اندر خدا کے مرسل کی تکذیب کا مزا چکھ لے گا ۔ (الحکم)

# فرشتے بنو ابلیس مت بنو

(از مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری)

بیا در بزم احمدؐ تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

آج اسوقت ایک مضمون میری نظر سے گذرا جسکے دیکھنے سے مذکورہ بالا شعر کی تصدیق بھی نئے رنگ میں ہو گئی۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ موجودہ خلافت کے زمانہ میں فرشتہ کون ہے؟ اور ابلیس کون؟ اور یہ جل گیا کہ احمدیہ سلسلہ میں صرف ایک ہی فرشتہ نہیں۔ بلکہ لاکھوں فرشتے ہیں۔ اور اکثر قادیان کی مقدس گلیوں میں ہر روز چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ اور منظر خدا کے تخت گاہ کے گرد اگرد تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک فارسی مکتوب میں جو خواجہ غلام فرید صاحب کے نام بھیجا ہے۔ اور وہ رسالہ سراج منیر کے آخر میں شایع ہو چکا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:-

"اے مخدوم و مکرم این سلسلہ سلسلۂ خدا است و بنائے است از دست قادرے کہ ہمیشہ کارہائے عجائب مے نماید و از کاروبار خود پریدہ نمے شود کہ چہ چنین کردی۔ مالک است ہر چہ خواہد میکند۔ از خوف او آسمان و زمین مے جنبد و از ہیبت او ملائک مے لرزند۔ و مرا او در الہام خود آدم نام نہادہ۔ و گفت اردت ان استخلف فخلقت آدم ط چرا کہ میدانست کہ من نیز مورد اعتراض ابجعل فیہا من یفسد فیہا خواہم گردید۔ پس ہر کہ مرا پذیرد فرشتہ است نہ انسان و ہر کہ سر مے پیچد ابلیس است نہ آدمی۔ ایں قول خدا گفتہ نہ من۔ فطوبی للذین احبونی وما عادونی وصافونی و ما اذونی وقبلونی وما ردونی اولئک علیہم صلوات اللہ واولئک ہم المہتدون۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر اور خدا کے فرمودہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر وہ شخص جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دل و جان سے قبول کرتا ہے۔ اور کسی طرح کا نفاق اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور آنحضور کو ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز رکھتا ہے۔ دشمنی نہیں کرتا ہے کسی طرح کی تکلیف نہیں دیتا ہے۔ آپ کے قائم کردہ سلسلہ کا دشمن نہیں۔ وہ فرشتہ ہے نہ انسان۔ اور جو آپ کے فرمودہ سے ذرا سرتابی کرتا ہے وہ ابلیس ہے نہ آدمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ثلث القرآن فی رمضان

(نوشتہ اکمل)

## رکوع چہارم

۵۷۷۔ ولا تسرفوا۔ کھانے میں اسراف نہ کرو۔ صدقہ دینے میں بھی اسراف جائز نہیں کہ بچے بھوکے مریں۔ اور باہر دے دو ٭

۵۷۸۔ مما رزقکم اللہ۔ جو اللہ نے کھانے کی غرض سے دیا ہے نہ یہ کہ پیدا کیا ہے۔ کیونکہ کئی اشیاء شرعاً حرام ہیں ٭

۵۷۹۔ ثمنیۃ ازواج۔ زوج وہ جو دوسرے کا محتاج ہے ٭

۵۸۰۔ ضأن۔ بھیڑ والا دنبہ۔ معز۔ بکری والا یا بے صوف۔

## رکوع پنجم

۵۸۱۔ فانہ رجس۔ یہ تینوں چیزیں (کل واحد منہا) ناپاک اور ضرر رساں ہیں ٭

۵۸۲۔ فسقاً۔ ان یکون میتۃً او ان یکون فسقاً اہل لغیر اللہ بہ خدا کی فرمانبرداری سے نکالنے والی۔ جیسے اہل لغیر اللہ

۵۸۳۔ فمن اضطر۔ صرف کھانے کی چیزوں کے متعلق فرمایا۔ اور ایسے حرام کے کھانے پر مجبور ہونا بھی کسی گناہ کی شامت ہوتی ہے۔ اس لئے غفور رحیم فرمایا

۵۸۴۔ لو شاء اللہ ما اشرکنا۔ اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے۔ کہ اگر ہم چاہتے تو یہ لوگ شرک نہ کرتے۔ تو اس سے اور مراد تھی۔ اور تم جو کہتے ہو۔ تو از راہ شرارت ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے ایسا قول کہنے والوں کو ہمیشہ سزا ملتی رہی ہے۔ اللہ نے جو فرمایا تو یہ مطلب تھا اگر ہم جبر کرتے۔ تو کوئی مشرک نہ ہوتا۔ مشرکین کا مطلب کہ ہم تقدیر سے مجبور ہیں۔ فرمایا۔ اگر مجبور کرنا ہوتا۔ تو قدوس خدا ہدایت پر مجبور کرتا۔

## چھٹا رکوع

۵۸۵۔ لا تشرکوا بہ شیئاً۔ شرک کرنا حرام ہے۔ یہ معنے غلط ہیں۔ لا تاکید کے لئے۔ پس معنے ہوئے شرک کرنا حرام ہے (۲) ما حرم ربکم کے معنے ہیں۔ جو واجب کیا ہے۔ تم پر تمہارے رب نے۔ (ب) املاق۔ مال کے خرچ ہو جانے کی وجہ سے تم ان کو مارتے ہو۔ مگر خود تمہارے لئے بھی روپیہ نہیں تم اپنے آپ کو زندہ رکھنا چاہتے ہو۔

## ساتواں رکوع

۵۸۶۔ لا ینفع نفساً۔ وہ نفس مراد ہے جس پر عذاب وارد ہو چکا ہو ٭

۵۸۷۔ لا تزر وازرۃ۔ بوجھ اٹھانے سے مراد یہ خالی ہو جائے۔ اور اسپر بار پڑ جائے۔ ورنہ بدی سکھانیوالے کو بھی سزا ملیگی۔ اور جسنے بدی کی اسے بھی ٭

۵۸۸۔ سریع العقاب۔ ہجرت کے بعد فوراً

۷ بجکر ۲۰ منٹ

سورۂ انعام ختم ہوئی

## ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۸ء

(سورۂ اعراف شروع ہوئی)

## آٹھواں رکوع

۵۸۹۔ فجاءھا۔ یہ امر غور طلب ہے۔ کہ پہلے اہلکنہا آچکا ہے۔ اب اس کے بعد جاءھا کے کیا معنے؟ پہلا جواب یہ ہے۔ کہ فعل سے بعض اوقات ارادۂ فعل مراد ہوتا ہے۔ یعنی ہلاکت کا ارادہ کر لیا۔ تو ہمارا عذاب آیا دوم قد بمعنے واؤ۔ ترتیب ضروری نہیں۔ یعنی دو باتیں کر دی۔ ہلاکت اور عذاب کا آنا ٭

۵۹۰۔ والوزن۔ موازنہ حق ایسا ہوگا جسمیں کوئی کمی بیشی غلطی نہ ہوگی۔ الحق وزن کی صفت ہوگئی ٭

۵۹۱۔ یظلمون۔ ان آیات پر تمسخر کر کے یا ان کی تکذیب کر کے ان کو اصل واقعت سے گرانے کی کوشش کرتے تھے۔ (ب) ثقلت اور رخمت میں بتایا نہیں کہ بھاری کیا ہوگا۔ نیکیاں یا بدیاں۔ اس میں یہ نکتہ بتایا ہے کہ نیک اعمال ہی قائم رہنے والی چیز ہے۔ وہی رہیگی۔ اور اس کا بوجھ ہوگا۔ اور بدی توڑ جانے والی ہے۔ وہ پادر ہوا ہے۔ اس کا وزن ہی کیا ہوتا ہے۔ وزن سے مراد ترازو بٹے وغیرہ نہیں۔ بلکہ دنیا میں مجسٹریٹ ہر روز من وجہ موازنے کرتے ہیں ٭

## نواں رکوع

۵۹۲۔ لآدم۔ خلقناکم کے تعلق کی وجہ سے آدم سے مراد ہر آدمی ہے۔ جسکے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔ اور ابلیس بھی۔ دوم یہ کہ پہلے عام انسانوں پر احسان ہوئے۔ اس کا ذکر کیا ٭

۵۹۳۔ یوم یبعثون۔ بعث ہر انسان کا وہ دن جب اسکی روحانیت ایسی ترقی کر جاتی ہے۔ کہ بد تحریک اثر نہ کرے ٭

۵۹۴۔ اغویتنی۔ اھلکتنی۔ غوی الرجل۔ فسد الامر علیہ۔

۵۹۵۔ وعن ایمانہم۔ اوپر اور نیچے کی جہت بیان نہیں کی۔ من بین ایدیہم۔ ظاہر کھلم کھلا۔ ومن خلفہم۔ پوشیدہ طور سے۔ عن ایمانہم دین کے رنگ میں شرارتیں۔ وعن شمائلہم دنیا کے رنگ میں ٭

۵۹۶۔ سوءۃ تہا۔ بدی۔ بدخصلت۔ شرمگاہ۔ یہاں کمزوریاں مراد ہیں۔ کیونکہ ولا تعرٰی کا وعدہ موجود ہے۔

۵۹۷۔ ان تکونا ملکین۔ دینی ترقی کا دھوکہ دیا۔

۵۹۸۔ طفقا یخصفٰن۔ ان سے وعدہ تھا۔ کہ جنت میں ننگے نہیں ہونگے۔ پس اسکے معنے یہ لینے پڑینگے۔ جو لغت میں بھی ہیں۔ کہ وہ جنت میں پہونچنے کے ذرائع استعمال کرنے لگے ٭

(۵ بجے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## دسواں رکوع

۵ بجے بعد از نماز عصر

۵۹۹۔ لباس التقویٰ۔ تقوے جو لباس کی طرح ساری رُوح پر چھا جائے ٭

۶۰۰۔ من حیث لا ترونھم۔ شریر انسان بعض نگرزی ایسے طور پر دیکھ لیتا ہے۔ کہ خود اس کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس میں کیا کمزوری ہے۔ اور مجھ پر کیا حملہ سوجھا ہے ٭

۶۰۱۔ حقّ علیھم الضلالۃ۔ حق ایسے ثبوت کے معنوں میں آتا ہے۔ جس کا وہ مستحق قرار پا چکا ہو ٭

۶۰۲۔ زینتکم۔ جو اس زمانہ میں اس قوم میں پورا لباس سمجھا جاتا ہے۔ وہ پہنکر نماز پڑھنی چاہئے ٭

## گیارہواں رکوع

۶۰۳۔ الاثم۔ اثم۔ جب بے فحش انتہائی حد کو پہونچ جائے۔ اور جب اس کا اثر دوسروں تک پہونچنے لگے تو یہ بھی ہے ٭

۶۰۴۔ یستاخرون ساعۃ۔ یعنے نہ وہ پیچھے رہ سکتے ہیں کہ وہ گھڑی اپنے اوپر آنے ہی نہ دیں۔ نہ آگے نکل جاتے ہیں اس گھڑی سے ٭

۶۰۵۔ ولکل امۃ اجل۔ جو لوگ لکل اُمۃ رسول سے نکالتے ہیں کہ اُمت محمدیہ میں ایک ہی رسول ہو سکتا ہے۔ وہ غور کریں۔ اجل کے معنے عذاب ہیں۔ تو عذاب ہر امت پر کئی بار آتا ہے۔ ہلاکت اور موت بھی یکدم سب پر نہیں آتی ٭

۶۰۶۔ امایاتینکم۔ جو لوگ اما سے یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ اُمت محمدیہ رسولوں کی بعثت کا معاملہ شکی ہے۔ وہ یاد کریں کہ امایاتینکم منی ھدیً آچکا ہے۔ اور ہدایت برابر آتی رہی مضارع کے متعلق اما اور فعل سب یقینی الوقوع اُمور کے لئے ہے۔ لکل ضعف۔ ہر ایک کے لئے بڑھ چڑھ کر ٭

## بارھواں رکوع

۶۰۸۔ لا یدخلون الجنۃ۔ یعنی وہ مسخی نہیں آئے فضل سے چاہیں تو کر دیں ٭

۶۰۹۔ ادخلوا دیکم۔ پہلے ربنا کہا اب ربکم کہکر ان پر حجت قائم کی کہ تمہارا محسن تھا۔ جس کی تم نے نافرمانی کی۔ تمہارے گناہ اس قسم کے ہیں کہ ایسی محسن ہستی نے جو رب تھا۔ سزا دینی ضروری سمجھی ٭

۶۱۰۔ علی الاعراف۔ اونچے ٹیلوں پر۔ یعنی اولو معززین اہل جنت ہوں گے ٭

۶۱۱۔ لم یدخلوھا۔ لے اصحاب الجنۃ۔

## تیرھواں رکوع

۶۱۲۔ یدخل الجمل۔ اسی طرح زمانہ میں ہوا چل رہی تھی۔ جس نے وحی نبوت کا بادل برسایا۔ مُردہ شہر زندہ ہوئے۔ ہر ایک نے اپنی استعداد کے مطابق پھل نکالا۔ شریر شرارتوں میں بڑھے۔ اور نیک فطرت خدا کے نیکیوں کی طرف ٭

## پندرھواں رکوع

۶۱۳۔ الملاء۔ ایسے لوگ جن سے مجلس بھر جائے بڑے لوگ۔ سردار ٭

۶۱۴۔ ولکنی رسول اللہ۔ اس میں بتایا کہ رسولہ بھولا کرتا ہے۔ جو اس شہر کی طرف جا رہا ہو۔ مگر جو اس شہر سے آرہا ہو۔ اسکے بارے میں یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ رستہ بھول گئے۔ پس آپنے کہا میں تو اللہ کی طرف سے پیغام لے کر آرہا ہوں، میں کیونکر گمراہ ہو سکتا ہوں ٭

## سولھواں رکوع

۶۱۵۔ لیس فی سفاھۃ۔ اگر میں عقل سے خدا کی ہستی کا مدعی ہوں۔ تو مجھے دیوانہ لگ سکتا تھا۔ مگر میں تو خدا کو دیکھکر اس کا پیغام لے کر آرہا ہوں۔ اور انہوں نے کہا جھوٹے ہو۔ تو اس کا جواب دیا۔ کہ میں تمام معاملات میں امین ہوں۔ خدا کے بارے میں کیونکر جھوٹ بول سکتا ہوں ٭

۶۱۶۔ دابر الذین کذبوا۔ جڑ۔ مدبر۔

## ۱۶۔ جولائی ۱۹۱۸ء

## سترھواں رکوع

(۳ بجے)

۶۱۷۔ فذروھا۔ کوئی سوار ہو۔ تو اس کی سواری کو روکنے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ سوار کو روکنا چاہتے ہیں۔ پس اونٹنی کو روکنے سے مراد حضرت صالح کا تبلیغی دوروں سے روکنا ہے۔ اسے بطور نشان ٹھہرایا گیا ٭

۶۱۸۔ من سھولھا۔ فی سھولھا (۲) نرم مٹی یعنی اینٹوں سے بناتے تھے ٭

۶۱۹۔ لقد ابلغتکم۔ وہ سنتے تو نہ تھے۔ مگر یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے دل کا افسوس اس طرح نکالتا ہے ٭

۶۲۰۔ یتطھرون۔ بظاہر بہ تکلف پاک بنتے ہیں ورنہ ہمارے جیسے ہی ہیں ٭

۶۲۱۔ واھلہ الا امرتہ۔ اہل میں سے بی بی کا استثناء بتاتا ہے۔ کہ بیوی اہل میں داخل ہے نیز بیوی کے سوا اور بھی ہیں۔ جو اہل میں داخل ہیں شیعہ اور ان کی مخالفت میں غلو کرنے والے دونوں فرقوں کا رد۔ تالمود سے پتہ لگتا ہے کہ بی بی بھی ایمان رکھتی تھی۔ مگر اس کا قصور یہ تھا۔ کہ وہ کافروں سے تعلقات یگانگت رکھتے ہوئے انکو خبریں دیتی جاتی۔ اس لئے کافرہ قرار دی گئی ٭

۶۲۲۔ مطراً۔ زلزلہ آکر زمین ٹکڑے ہو گئی اور اُوپر اُڑکر نیچے گریں۔ اُوپر سے پتھر برسنے سنت اللہ سے ثابت نہیں۔ آتش فشاں پہاڑوں سے لاوا اُڑتا ہے۔ تو کئی کئی میل تک پتھر اُڑ کر پڑتے ہیں ٭

(آٹھواں پارہ ختم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبار امرتسری کے اعتراض کا جواب

اہل فقہ کے تاکام ایڈیٹر نے ایک اعتراض شایع کیا ہے۔ اور ساتھ ہی لکھا ہے۔ کہ یہ مجھے ہی سوجھا ہے حالانکہ اس اعتراض کا جواب ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس مسیح موعود اپنے زبان قلم سے دے چکے ہیں ملاحظہ ہو۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ؎

**اعتراض** زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتاب ازالہ میں خود لکھتے ہیں کہ زلزلہ کی پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہیں۔ بلکہ مہمل اور ناقابل التفات ہے ؎

**جواب** واضح ہو۔ کہ معترض نے اس جگہ دو میری عبارت پیش کی ہے۔ کہ جو مینے انجیل متی کی ایک پیشگوئی پر جو حضرت مسیح کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ ازالہ اوہام میں لکھی ہے۔ اور اسجگہ کافی ہوگا کہ وہی عبارت زلزلہ کی نسبت جو انجیل متی میں حضرت مسیح کے نام پر مندرج ہے۔ جسکو مینے ازالہ اوہام میں نقل کیا ہے۔ پبلک کے سامنے پیش کردی جائے۔ اور پھر وہ عبارتیں جو میری پیشگوئیوں میں دونوں زلزلوں کی نسبت بذریعہ اشتہارات شایع ہو چکی ہیں۔ بالمقابل اسجگہ لکھدی جائیں۔ تا ناظرین خود سمجھ لیں کہ کیا ان دونوں پیشگوئیوں کی ایک ہی صورت ہے۔ یا ان میں کچھ فرق بھی ہے۔ اور کیا میری پیشگوئی میں بھی زلزلہ کی نسبت صرف معمولی الفاظ ہیں۔ جو ہر ایک زلزلے پر صادق آسکتے ہیں۔ جیسا کہ انجیل متی کے الفاظ ہیں۔ یا میری پیشگوئی فوق العادت زلزلہ کی خبر دیتی ہے۔ اور اسجگہ اسبات کا ذکر کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا۔ کہ جس سرزمین میں حضرت مسیح تھے یعنی ملک شام میں۔ اس ملک کی قدیم سے ایسی صورت ہے کہ ہمیشہ اس میں زلزلے آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ کشمیر میں۔ اور ہمیشہ طاعون بھی اس ملک میں آیا کرتی ہے پس اس ملک کے لئے یہ اعجوبہ نہیں ہے کہ اس میں زلزلہ آوے۔ یا طاعون پیدا ہو۔ بلکہ کوئی بڑا زلزلہ آنا بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے بھی پہلے اس میں زلزلے آچکے ہیں۔ اور ان کی زندگی میں بھی ہمیشہ سخت اور نرم زلزلے آتے رہے ہیں۔ پھر معمولی بات کی نسبت پیشگوئی کیا ہوگا مگر ہم آگے چلکر بیان کرینگے۔ کہ یہ زلزلہ جس کی پیشگوئی مَیں نے کی تھی۔ اس ملک کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ ایک آیت ہونی اور فوق العادت بات تھی۔ جسکو تمام ملک کے رہنے والوں نے فوق العادت قرار دیا۔ بلکہ نمونہ قیامت سمجھا۔ اور تمام محقق انگریزوں نے بھی یہی گواہی دی۔ اور تاریخ پنجاب بھی یہی شہادت دیتی ہے۔ اور نیز پرانی عمارتیں جو قریباً سولہ سو برس سے محفوظ چلی آئیں بزبان حال یہی شہادت دے رہی ہیں۔ مگر سب کو معلوم ہے کہ ملک شام میں تو اس کثرت سے زلزلے آتے ہیں۔ کہ جب وہ پیشگوئی حضرت مسیح کی لکھی گئی۔ تو غالباً اسوقت بھی کوئی زلزلہ آرہا ہوگا ؎

اب ہم ذیل میں وہ پیشگوئی لکھتے ہیں۔ جو زلزلہ آنے کی نسبت انجیل متی میں لکھی گئی ہے۔ جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ "قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھ آویگی۔ اور کال اور مری پڑے گی۔ اور جگہ جگہ بھونچال آوینگے"۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۴ یہی پیشگوئی ہے۔ جس کی نسبت مینے ازالہ اوہام میں وہ عبارت لکھی ہے۔ جو معترض نے اخبار مذکور کے صفحہ ۵ کالم اول سطر ۲۶ میں درج کی ہے اور وہ یہ ہے "کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آوینگے۔ مری پڑے گی۔ لڑائیاں ہوں گی۔ قحط پڑینگے" معترض صاحب میری اس عبارت کو لکھکر اس سے یہ بات نکالتے ہیں کہ گویا مینے یہ اقرار کیا ہے کہ زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کوئی قابل وقعت چیز نہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس عبارت سے میرا یہ مدعا نہیں ہے۔ جو معترض نے سمجھا ہے۔ بلکہ یہ غرض ہے کہ معمولی طور پر ایک بات کو پیش کرنا جسمیں کوئی اعجوبہ نہیں۔ اور جسمیں فوق العادت امر نہیں پیشگوئی کے مفہوم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر کوئی پیشگوئی کرے کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہونگی تو یہ پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ عادت اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ برسات کے دنوں میں کچھ نہ کچھ بارشیں ہو جایا کرتی ہیں۔ ہاں اگر کوئی یہ پیشگوئی کرے۔ کہ اب کی دفعہ برسات کے دنوں میں اسقدر بارشیں ہونگی کہ زمین میں سے چشمے جاری ہو جائینگے۔ اور کنوئیں پُر ہو کر نہروں کی طرح بہنے لگیں گے۔ اور گذشتہ سو برس میں بارش کی ایسی کوئی نظیر نہیں ہوگی۔ تو اس کا نام ضرور ایک امر خارق عادت اور پیشگوئی رکھا جائے گا۔ سو اسی اصول کے لحاظ سے مینے انجیل متی باب ۲۴ کی پیشگوئی پر اعتراض کیا تھا۔ کہ صرف اتنا کہدینا کہ زلزلے آئینگے۔ خاصکر اس ملک میں کہ جسمیں ہمیشہ زلزلے آیا کرتے ہیں۔ بلکہ سخت زلزلے بھی آتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے۔ جس کا نام پیشگوئی رکھا جائے یا اس کو ایک امر خارق عادت ٹھہرایا جاوے۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ان پر میرے اشتہارات میں بھی جو مینے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کے طور پر ملک میں شایع کئے۔ ایسی ہی معمولی خبر پائی جاتی ہے۔ جسمیں کوئی امر خارق عادت نہیں۔ اگر درحقیقت ایسا ہی ہے۔ تو پھر زلزلہ کی نسبت میری پیشگوئی بھی ایک معمولی بات ہوگی۔ زلزلہ کی نسبت میرے اشتہارات کے الفاظ یہ ہیں:۔ "یکم مئی ۱۹۰۳ء میں مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی تھی۔ جسکو مینے اخبار الحکم اور البدر میں شایع کرا دیا تھا۔ عفت الدیار محلها ومقامها یعنے اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائے گا۔ اس کی وہ عمارتیں جو عارضی سکونت کی جگہ ہیں۔ اور وہ عمارتیں جو مستقل سکونت کی جگہ ہیں۔ دونوں نابود ہو جائینگی ان کا نام ونشان نہیں رہیگا۔ اور الدیار پر جو ال ہے وہ دلالت کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے علم میں اس ملک میں سے وہ خاص خاص جگہ ہیں۔ جن پر یہ تباہی آئیگی۔ اور وہ خاص حصہ ملک کے مکانات ہیں۔ جو زمین کے برابر ہو جائینگے۔ یہ کس قدر فوق العادت پیشگوئی ہے۔ اور کس شد و مد سے اس میں آیندہ واقعہ کا ذکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ جس کی سولہ سو برس تک بھی اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ انگریزی اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہو گا۔ کہ بڑے بڑے طبقات الارض کے محقق اس ملک کی نسبت یہ فوق العادت واقعہ قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ یورپ کے بڑے بڑے محققوں کی شہادت سے شائع ہو چکا ہے۔ کہ سولہ سو برس تک بھی پنجاب میں اس زلزلہ کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اور تمام اخباریں اس مضمون سے بھری پڑی ہیں کہ یہ زلزلہ نمونہ قیامت تھا۔ پس جبکہ اس وحی الٰہی میں جو میرے پر ہوئی۔ یہ فوق العادت مضمون ہے۔ کہ اس حادثہ سے عمارتیں نابود ہو جائینگی۔ اور ایک حصہ اس ملک کا تباہ ہو جائے گا۔ تو پھر نہایت افسوس ہے۔ کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کو جو ایک ملک کے تباہ ہونے کی خبر دیتی ہے۔ انجیل کی ایک معمولی خبر کے برابر ٹھہرایا جائے۔ جو زلزلے آئینگے۔ اور وہ بھی اس ملک میں جو زلزلوں کا گھر ہے۔ کیا کسی پیشگوئی کے اس سے زیادہ الفاظ ڈرانے والے ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک منصف مزاج خود سوچ لے۔ کہ کیا اس ملک پنجاب کے لئے زلزلہ کی پیشگوئی کے الفاظ اس سے زیادہ فوق العادت ہو سکتے ہیں۔ جو وحی ربانی عفت الدیار محلہا و مقامہا میں پائے جاتے ہیں۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایک حصہ ملک کا ایسا تباہ ہو جائے گا۔ کہ اس کی عمارتیں سب نابود ہو جائینگی۔ نہ سرائیں باقی رہیں گی۔ نہ مستقل سکونت کی جگہ۔ اس جگہ ادنےٰ عربی دان بھی الدیار کے الف لام کو ذہن میں رکھ کر سمجھ سکتا ہے۔ کہ الدیار سے ایک حصہ اس ملک کا مراد ہے۔ اور عفت کے لفظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ اس حصہ ملک کے سب مکانات گر جائیں گے۔ نابود ہو جائینگے ناپدید ہو جائینگے۔

پس کوئی مجھ کو سمجھا دے۔ کہ اس ملک کے لئے ایسا واقعہ پہلے اس سے کب پیش آیا تھا۔ ورنہ ایمانداری سے بعید ہے۔ کہ انسان بے حیا ہو کر جھوٹ بولے اور اس خدا کا خوف نہ کرے۔ جس کا ہاتھ ہر ایک وقت سزا دینے پر قادر ہے۔ اور پھر اشتہار الوصیت میں جو ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء میں زلزلہ سے پہلے شایع کیا گیا تھا۔ یہ عبارت درج ہے۔ "اسوقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں۔ بطور کشف میں نے دیکھا ہے۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی الہام ہوا۔ کہ "موتا موتی لگ رہی ہے"۔ اب سوچو کہ کیا ایک آیندہ واقعہ کی ان الفاظ سے پیشگوئی کرنا کہ وہ نمونہ قیامت ہو گا۔ اور شور قیامت اس سے برپا ہو گا وہ پیشگوئی اس پیشگوئی سے مساوی ہو سکتی ہے۔ جو معمولی الفاظ میں کہا جائے۔ جو زلزلے آوینگے خاص کر شام جیسے ملک میں جو اکثر زلزلوں اور طاعون کی جگہ ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا خوف ہو۔ تو خدا تعالےٰ کی پیشگوئی کے انکار میں اسقدر دلیری کیونکر ہو۔ یہ میرے پر حملہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ پر حملہ ہے۔ جس کا وہ کلام ہے ؎


## خطبات نور

حضرت حکیم الامۃ حاجی الحرمین مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے فرمودہ خطبات جمعہ و عیدین وغیرہ ہر دو حصے چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ایکروپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ فاروق بک ایجنسی قادیان

مفت! مفت!! مفت!!!

## قیامت نامہ و تنائج کی تردید

اس نام کا ٹریکٹ نہایت موزون تختی سفید کاغذ پر شایع ہوا ہے۔ اس میں فاضل مصنف نے آرین کتب ہی سے نقلی حوالے اس قسم کے دیئے ہیں جس سے آریوں کے ہر دو مسائل کا تار و پود فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔ جن اصحاب کو درکار ہوں۔ ذیل کے پتہ پر آدھ آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوا سکتے ہیں ؎

ملنے کا پتہ

کارخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

## خزینہ فضل اکسیر جنین چشمہ حیات

یعنے

## تریاقی گولیاں

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کا وہ مجرب النسخہ کمال محنت سے طیار کیا گیا ہے جس سے کئی گھر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے۔ وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر رہ دار البقا لے لیتی تھی۔ جن کے حمل قبل از وقت ضایع ہو جایا کرتے تھے یا مُردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے۔ محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ناامید نہ ہوں۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور تریاقی گولیوں کا استعمال کراؤ۔ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کرو۔ اور موجد کے لئے دعا فرماویں۔ قیمت بلحاظ محنت اور فوائد کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ سب فائدہ اٹھائیں قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔

## اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

تمام امراض چشم یعنے دُھند۔ جالا۔ پڑوال۔ ککرے ضعف بصر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے (محصول ڈاک)

الشاقہ

نظام جان و عبد الرحمن کاغانی قادیان گورداسپور